Regd No L 5254 129 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سوئی گیس کیلئے فولادی پائپ لائن کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی

کراچی ۶ اگست۔ سوئی سے کراچی تک گیس لانے کے لئے پائپ بچھانے کے لئے فولادی پائپ لائن کی پہلی کھیپ آج کراچی پہنچ گئی۔ یہ پائپ لائن سولہ انچ موٹی ہے۔ اور لمبائی ایک لاکھ دس ہزار فٹ ہے۔ پائپ لائن کی آخری کھیپ مارچ ۱۹۵۵ء تک کراچی پہنچ جائیگی۔ کل پائپ لائن بیالیس ہزار ٹن کی ہوگی۔ اور اس کی مالیت پچیس لاکھ پونڈ ہوگی۔ پائپ لائن بچھانے کے لئے جن مشینوں اور سامان کی ضرورت ہے۔ اس میں سے آدھی سے زیادہ مشینیں اور سامان پاکستان پہنچ چکا ہے۔

مکہ معظمہ میں اسلامی کانفرنس منعقد کی جائے گی

قاہرہ ۷ اگست۔ قاہرہ ریڈیو نے سعودی عرب کے سفارت خانے کے حوالے سے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلے پیر کو مکہ معظمہ میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں اسلامی ملکوں کے رہنما حصہ لیں گے۔ اس کانفرنس کی صدارت شاہ سعود کریں گے۔ اس سال اسلامی ممالک کے جو رہنما حج کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان میں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر اور اردن کے وزیر اعظم

پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں مہاجر اور مقامی لوگوں کا فرق ختم کر دیا جائے

انتخابی حلقوں کی حدیں دوبارہ مقرر کرنے والی کمیٹی نے اپنی سفارشات حکومت پنجاب کو پیش کر دیں

لاہور ۶ اگست۔ پنجاب میں انتخابی حلقوں کی حدیں پھر سے مقرر کرنے والی کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں مہاجر اور مقامی لوگوں کی تفریق ختم کر دی جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے۔ کہ دو ممبروں والے حلقوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔ اس قسم کے ۱۸ حلقے ہیں۔ نیز ایک ممبر والے حلقوں کی بھی نئے سرے سے حدبندی کی جائے۔ لیکن حدبندی میں ایک حلقہ ایک ضلع سے زیادہ نہ ہونے پائے یہ سفارش بھی کی گئی ہے۔ کہ اسمبلی میں مسلم نشستوں کی تعداد ۱۸۶ ہی رہنے دی جائے۔ عورتوں کو صرف عورتوں کے خاص حلقوں میں ہی ووٹ دینے چاہئیں۔ کمیٹی نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ کہ شہری اور دیہاتی حلقوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔ سفارشات میں یہ امر بھی شامل ہے۔ کہ یونیورسٹی کے حلقے میں صرف گریجوایٹوں کو ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ مشرقی زبانوں کے اعلیٰ امتحانات پاس کرنے والوں کو یہ حق نہ دیا جائے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ ٹمپریچر ۹۹ تک ہو جاتا ہے۔ کمزوری کی شکایت باقی ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کولمبو طاقتوں کا اجلاس اسی ماہ ہونا چاہیئے

کولمبو ۷ اگست۔ لنکا کے وزیر اعظم سرجان کوٹلا والا نے پاکستان۔ ہندوستان۔ برما اور انڈونیشیا کے وزراء اعظم کو تار بھیجے ہیں۔ کہ اس ماہ کی ۲۰ اور ۲۷ تاریخ کے درمیان رنگون میں ان ممالک کی کانفرنس منعقد ہو جانی چاہیئے۔

بین الاقوامی مالی کارپوریشن کے قیام کی تجویز

نیو یارک ۶ اگست۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی مالی کارپوریشن کے قیام کے سوال پر نظر ثانی کی جائے۔ اس سے قبل عالمی بنک کے افسروں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ اس قسم کی کارپوریشن کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اقوام متحدہ کے ممبر ممالک اس کے لئے سرمایہ فراہم نہ کریں۔ قرارداد میں جنرل اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس غرض کے لئے ممبر ملکوں سے سرمایہ فراہم کرے۔

حو کا نمذ کی بھی نمائش کی جائے گی۔

انڈونیشیا ایشیائی افریقی سیاسی ادارہ قائم کرنے پر زور دیگا

جکارتا ۶ اگست۔ انڈونیشیا نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ مغربی طاقتوں نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارہ کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کی بجائے ایک ایشیائی افریقی سیاسی ادارہ قائم کیا جائے۔ جس کا فوجی اتحاد سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس تجویز پر مزید غور و خوض کرنے کے لئے ستمبر میں جکارتا میں ایک کانفرنس بلائی جائیگی۔ لنکا کے وزیر اعظم سرجان کوٹلا والا نے ان خبروں کو غلط بتایا ہے۔ کہ لنکا نے جنوب مشرقی دفاعی ادارے میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ میری حکومت نے اس ادارے کی نہ حمایت کی ہے۔ اور نہ مخالفت۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ نیوزی لینڈ پہلے سے کوئی رائے قائم کئے بغیر جنوب مشرقی ایشیائی کانفرنس میں شریک ہوگا۔ کیونکہ دوسری قوموں کے خیالات سننے سے پہلے کوئی رائے قائم کرنا دانشمندی نہیں ہے۔

چین کی جاپان کو پیشکش

پیکنگ ۶ اگست۔ چین نے جاپان سے تین کروڑ پونڈ کا مال خریدنے اور اس کے بدلے اپنا مال بھیجنے کے لئے ایک تجارتی وفد بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔

جکارتا ۶ اگست۔ اگلے مہینے جکارتا میں جو بین الاقوامی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں کرنافلی پیپر ملز کے

لاؤس میں جنگ بند کر دی گئی

سائیگاؤں ۶ اگست۔ لاؤس میں جنیوا کے معاہدہ کے تحت آج جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ آج طرفین کے فوجی کمانڈروں نے ایک دوسرے سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں جنگ بند کرنے اور فوجوں کی واپسی کے متعلق گفت و شنید کی گئی۔ ادھر سائیگاؤں میں فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ چند ماہ میں دریائے سرخ کے ڈیلٹا کی علاقہ سے دس لاکھ ویٹ نامیوں کو نکال لیا جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے اس علاقہ سے نکلنے کی خواہش کی ہے۔ امریکہ دو ہزار خیمے ہند چینی بھیج رہا ہے۔ ان خیموں میں ۱۲ ہزار اشخاص کو عارضی طور پر ٹھیرایا جائیگا۔

۱۰ اگست بروز منگل عید الاضحیٰ ہوگی۔ کراچی کے علاوہ لاہور ڈھاکہ اور پشاور میں بھی عید منگل کو ہی ہوگی۔

گوا کی صورت حال کے متعلق برطانیہ اٹلی اور ارجنٹائن کی تشویش

لندن ۶ اگست۔ برطانیہ نے ہندوستان سے کہا ہے۔ کہ وہ پرتگالی علاقہ گوا کے متعلق نہ تو طاقت استعمال کرے۔ اور نہ ایسے طریقے استعمال کرے جو طاقت کے استعمال کا سبب بنیں۔ اٹلی اور ارجنٹائن نے بھی ہندوستان سے کہا ہے۔ کہ وہ پرتگالی ہند کی صورت حال کے متعلق بڑا فکر ہے ادھر آج ہندوستان میں برطانیہ کے قائم مقام سفیر مسٹر مڈلٹن نے وزارت خارجہ کے سکرٹری سے گوا کی صورت حال پر بات چیت کی۔ نئی دہلی ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ پرتگال نے مشرقی افریقہ میں اپنی نوآبادی موزمبیق میں ہندوستانی باشندوں کا آنا جانا بند کر دیا ہے۔

لاہور اور کراچی میں عید منگل کو ہوگی

کراچی ۶ اگست۔ کراچی میں مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حج کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب ہوتا ہے

عن ابن المسیب قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدًا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملٰئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء (صحیح مسلم)

(ترجمہ) ابن المسیب حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے دن کے سوا اور کوئی ایسا دن نہیں ہے۔ جس دن اللہ بہت زیادہ اپنے بندوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔ وہ اس دن بہت قریب ہوتا ہے۔ پھر حج کرنے والوں کو دیکھ کر فرشتوں کو فخر کے طور پر کہتا ہے۔ ان لوگوں کا کیا مقصود ہے۔ یعنے یہ لوگ صرف میری محبت کی خاطر سے ہی یہاں آئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مستقل اور ابدی لذت عبادت میں ہے

"عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور مجسم لذت جو جوڑ ہے۔ وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا۔ اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے۔ کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزا نہ آئے۔ تو طبیب کے پاس جاتا۔ اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے۔ روپیہ خرچ کرتا دکھ اٹھاتا ہے۔ کہ وہ مزہ حاصل ہو۔ مگر آہ وہ مریض دل وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا۔ جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔ مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے۔ کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے۔ اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش حق میں مستقل قدم درکار ہیں۔" (ملفوظات)

فارم اصل آمد (بجٹ فارم)

دفتر ہذا تمام موصیان حصہ آمد کی خدمت میں فارم اصل آمد سال گزشتہ (۵۳-۱۹۵۲ء) پُر کر کے واپس کرنے کی غرض سے بھجوا چکا ہے۔ بعض موصیوں نے ازراہ کرم مذکورہ فارمیں پُر کر کے دفتر کو واپس بھجوا دی ہیں۔ اور دفتر ان کی خدمت میں ان کی ادا کردہ رقوم کی تفصیلاً اطلاع بذریعہ سالانہ حسابی کارڈ بھجوا رہا ہے۔ لیکن اکثر موصی احباب نے مذکورہ فارمیں پُر کر کے واپس نہیں بھجوائیں۔ اس لئے ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی کر کے وہ بھی اپنی گزشتہ سال کی آمدنی مذکورہ فارم میں جو کہ ان کی خدمت میں پہنچ چکا ہے درج کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ تا انہیں بھی دوسرے مندرجہ بالا احباب کی طرح ان کی ادا کردہ رقوم سال گزشتہ کی اطلاع دی جا سکے۔

حسب قاعدہ کہ جن احباب کی طرف سے یہ فارمیں پُر ہو کر نہ آئیں۔ ان کی خدمت میں دوبارہ بصیغہ رجسٹری واپسی یہ فارم بھیجی جائے۔ اور اگر پھر بھی احباب فارم پُر کر کے نہ بھجوائیں۔ تو دفتر ایک ماہ کے انتظار کے بعد ان کی وصیت منسوخی کی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز میں پیش کرنے کا پابند ہے۔ اور منسوخ شدہ وصیت اس وقت تک بحال نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تا منسوخی وصیت کا بقایا سارا ادا نہ ہو۔

بصیغہ رجسٹری واپسی فارمیں بھجوانے سے وقت کے علاوہ سلسلہ کے روپے کا بھی کافی خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے احباب کہ جنہوں نے ابھی تک مذکورہ فارمیں پُر کر کے واپس نہیں فرمائیں بذریعہ اعلان ہذا گزارش ہے۔ کہ مہربانی کر کے وہ اپنی آمدنی سال گزشتہ فارم میں درج کر کے جلد تر دفتر کو بھجوا دیں۔ تا کہ روپیہ اور وقت کا ضیاع نہ ہو۔ اور احباب کو بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

وصیت کے حسابات کو باقاعدہ اور مکمل رکھنا نہایت ضروری امر ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق انسان کی زندگی اور موت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور موت ایسی چیز ہے کہ جو انسان اور انسانی علم سے بالا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی وصیت کے حسابات کو مکمل اور باقاعدہ رکھنا از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو حسابات مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب ساکن دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے سے ۳۱ جولائی ۱۹۵۴ء وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار کپتان عبد الرحمٰن دھوریہ ضلع گجرات

انعام

فرمایا:-

"احمدیت اگر پھیلے گی اور اسلام اگر ترقی کرے گا۔ تو انہی لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا ہے۔ ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کام لے رہا ہے۔ تو یہ ایک انعام ہے۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسے زمانہ میں ہم کو اسلام کی خدمت کے لئے چنا۔ جبکہ اسلام کمزور ہو رہا ہے۔ اور مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں حصہ لینے سے مجاہدین میں شمار کرنے کے لئے یہ اعلان فرما دیا ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کے سابقون الاولون کی انیس سالہ فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے ہر مجاہد تک بھی پہنچائی جائے

اب آپ کا فرض ہے۔ کہ یہ دیکھ لیں کہ آپ کا نام انیس سالہ فہرست میں تاریخ اسلام میں آنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ کیا آپ اس شرط کو پورا کر چکے ہیں؟

(وکیل المال تحریک جدید)

Apprentice Train Examiners

درخواستیں بنام سیکرٹری پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۸۱ میو روڈ لاہور معرفت دفتر روزگار ۶-۹-۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔ مجوزہ فارم درخواست قیمتی ایک روپیہ ہر ایک بڑے سٹیشن سے مل سکتا ہے۔ عرصہ ٹریننگ ۳ سال۔ اس دوران میں پہلے سال پچاس روپے۔ دوسرے سال ۵۵ روپے اور تیسرے سال ۶۰ روپے وظیفہ۔ ٹرین ایگزیمنر مقرر ہونے پر ۱۰۰-۵-۱۵۰ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ

شرائط۔ سائنس والا میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱-۱-۵۴ کو ۱۶ سال تا ۱۹ سال۔ قبائلی علاقہ اور پسماندہ اقوام ڈیرہ غازیخاں کے امیدواران کو خاص مراعات (سول لاہور ۳-۸-۵۴)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۴ء

130

آئزن ہاور کی پریس کانفرنس

امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے اپنی ایک حالیہ پریس کانفرنس میں فرمایا ہے۔ کہ اب امریکہ کو دنیا کی قیادت کرنے کا ذکر چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اب وہ ایک اچھا ساتھی بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر یہ الفاظ واقعہ میں بھی وہی معنے رکھتے ہیں۔ جن معنے کو ادا کرنے کے لئے انہیں استعمال کیا گیا ہے۔ تو یقیناً ان ممالک کے لئے باعث مسرت ہے۔ جو ایک مدت سے آزادی کی فضاء میں سانس لینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے یہ امر استحسان کی نظروں سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک ایسا خطہ ارضی ہے۔ جس نے برطانوی سامراج سے نہایت خون آشام لڑائیاں لڑ کر اور جان و مال کی گراں بہا قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی تھی۔ آزادی کے روز سے اب تک جو اس نے ترقی کی ہے۔ وہ تمام دنیا کے لئے خیرہ کن ہے۔ اور اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ آج امریکہ جہاں تک دنیا کے مال و دولت اور دیگر مادی سامانوں کا تعلق ہے ساری دنیا میں اپنا حریف نہیں رکھتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ترقی اسے آزادی کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ مگر اس ترقی کے سے یہ بھی ناقابل فراموش ہے۔ کہ اگر آزادی کے ساتھ اس کو اندرونی و بیرونی امن نصیب نہ ہوتا۔ اور اس کے شہری پورے انہماک سے ملکی پیداوار کے امکانات کو بروئے کار لانے کے لئے مصروف نہ ہو جاتے تو اقوام عالم میں کبھی اسے وہ مقام حاصل نہ ہوتا۔ جو آج اسے حاصل ہے۔

امریکہ اپنی آزادی کے دن سے لے کر ایک وقت تک اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی پر عامل رہا۔ اور اس عرصہ میں اس نے اپنے ملک کی پیداواری دولت کو اپنے شہریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ کار آمد بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس عرصہ میں اس کی پالیسی دوسروں کے معاملات میں کم سے کم دخل اندازی رہی ہے۔ اور اس نے ہمیشہ جمہوری اصولوں کی تائید میں نہ صرف اپنا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ بلکہ اس ضمن میں نہایت قابل قدر لٹریچر بھی پیدا کیا جس سے آزاد دنیا کافی حد تک متمتع ہوئی ہے۔

جرمنی کے بے پناہ خروج پر اسے پہلی جنگ عالمگیر میں اپنے گوشہ عزلت سے نکلنا پڑا اور سچ یہ ہے کہ اگر امریکہ وقت پر آڑے نہ آتا۔ تو جرمنی دنیا کی تاریخ بدلنے میں کامیاب ہو جاتا۔ اتحادیوں کے لئے اس کی بروقت امداد ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی۔ مگر وقت کے تقاضا کی وجہ سے وہ بھی اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی قائم نہ رکھ سکا۔ اور اسے یورپ کے معاملہ میں دلچسپی لینی پڑی۔

دوسری جنگ عالمگیر میں اس نے اتحادیوں کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اور ہٹلر کی شکست میں نہ صرف ساز و سامان اور اسلحہ بلکہ اس کی فوج کی امداد کا اتنا حصہ ہے۔ کہ فتح کے بعد دنیا کی سیاست میں اتحادیوں میں وہی اول نمبر پر ہے۔ جنگ کے بعد برطانیہ اور فرانس کی یہ حالت ہو گئی تھی۔ کہ اگر امریکہ کی پشت پناہی نہ ہوتی۔ تو آج وہ تیسرے درجہ کی طاقتوں میں شمار ہوتے۔ ایسی صورت میں برطانیہ کے لئے جو کہ پہلے تمام دنیا کا سربراہ چلا آیا تھا کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ امریکہ کے لئے جگہ خالی کر دیتا۔

گرم جنگ کے بعد جب جمہوریت اور اشتراکیت میں سرد جنگ شروع ہوئی۔ تو لازماً جمہوریت کی قیادت کا فخر بھی امریکہ ہی کو حاصل ہوا۔ کیونکہ ساز و سامان اور دولت میں برطانیہ فرانس اور باقی تمام جمہوریتیں اس کا مقابلہ تو کیا کر سکتیں بلکہ خود اس کی رہین ہیں۔ برطانیہ فرانس اور دوسری مغربی جمہوریتیں جن کی مشرق بعید تک نو آبادیات پھیلی ہوئی ہیں چونکہ خود امریکہ کی رہین ہیں اس لئے انہیں اپنی نو آبادیات کی حفاظت بھی امریکہ کی قیادت میں دینی پڑی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس تمام عرصہ میں برطانیہ نے امریکہ کو بڑی حد تک اپنے مصالح کا آلہ کار بھی بنائے رکھا ہے۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اپنی پالیسی بالکل جداگانہ بنانا چاہتا ہے۔ اور وہ مشرق کے غیر اشتراکی ممالک کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کو تقویت دینا چاہتا ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرق کے پسماندہ ممالک کے دلوں میں اپنی طرف سے اعتماد کے جذبات پیدا کرے۔ اور یہ اعتماد حاصل کرنے کا اس کے سوائے کوئی طریقہ نہیں ہے۔ کہ وہ ان ممالک کی خواہشات آزادی کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ مدد دے اور مغربی استعمار پسند اقوام سے مخلصی حاصل کرنے میں ان کا پورا پورا ساتھ دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تحریر فرمودہ ایک خط

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک خط محررہ ۵/۸/۵۴ ہمیں خاکسار کو موصول ہوا ہے۔ جو شروع سے آخر تک آپ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضرت میاں صاحب کی تشویشناک علالت سے آگاہ ہیں۔ اور جب آپ کو ربوہ سے بذریعہ ایمبولنس کار فوری طور پر لاہور لایا گیا۔ تو یہ خاکسار وہاں موجود تھا۔ اس وقت آپ کی علالت اور تنفس کی تکلیف کو دیکھ کر دل بیٹھا جاتا تھا۔ اور نہایت پریشانی اور اضطراب کی حالت تھی۔ موجودہ خط کو جو تمام تر آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ اور عملہ الفضل کے ہر فرد نے اس خط کو بڑے اشتیاق سے دیکھا اور خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔ کہ اس نے اپنے فضل سے آپ کو صحت یاب کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کامل طور پر شفایاب فرمائے۔ اور احباب جماعت آپ کے زرین ارشادات اور مضامین سے پہلے کی طرح مستفید ہوں۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ منیجر الفضل

صاحبزادگان کی امتحان میں کامیابی

امسال جامعۃ المبشرین کے زیر انتظام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دو صاحبزادگان مرزا طاہر احمد صاحب اور مرزا نعیم احمد صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے الحمد للہ۔ ہر دو صاحبزادگان نے جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری بھی حاصل کر لی ہے:

خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو محمد صدیق صاحب پسر شیخ فضل کریم صاحب کا علم ہو۔ تو ان کے ایڈریس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں:

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی انڈونیشیا میں تشریف آوری

انڈونیشیا کی تاریخ احمدیت میں ایک نئے دَور کا آغاز

احباب جماعت کا پُرخلوص خیر مقدم

انڈونیشیا کی گذشتہ تاریخ میں اسلام کا وہ اولین دور ایک خاص اہمیت اور فضیلت کا حامل ہے، جبکہ پہلے پہل نیر اسلام کی ضیا پاش کرنوں سے مشرق بعید کے یہ وسیع جزائر منور ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ روشنی کی یہ شعاعیں ان دور دراز وسعتوں میں پھیل گئیں۔ —— ایک لمبے عرصہ کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور احمدیت کے ذریعہ اس زمانہ میں پھر شروع ہوا ہے۔ اور اسلام کا سورج پھر اسی آب و تاب کے ساتھ چمکنے کو ہے۔ جس سے ایک دفعہ پھر تاریکیاں اور اندھیرے دُور ہو جائیں گے۔ اور باطل کی تمام ظلمتیں کافور ہو جائیں گی۔ اور وہ دن قریب ہیں کہ اسلام کا روشن اور شفاف چہرہ پھر اپنی پوری شان کے ساتھ اس دنیا میں نمودار ہوگا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ انڈونیشیا کے لئے بھی احمدیت اور اسلام کا موجودہ دور یقیناً بلند انتہائی۔ ترقیات اور خوش قسمتی کا موجب ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

انڈونیشیا میں احمدیت کا یہ دور آج سے کوئی تیس برس قبل اس وقت شروع ہوا۔ جبکہ اول اول احمدیت کے پیغام سے یہ ملک روشناس ہوا۔ ابتداءً اس پیغام کی منادی سماٹرا کے شمالی اور وسطی حصہ تو، بہت محدود رنگ میں ہوئی۔ مگر تیس سال کے بعد اب یہ پیغام کسی ایک جگہ محصور نہیں رہا۔ بلکہ ان جزائر کی دور دراز وسعتوں میں پھیل چکا ہے۔ اور دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے دل آج مسرت سے لبریز ہیں۔ کہ ہم آج اس ملک میں احمدیت کے ایک نئے آغاز میں داخل ہو رہے ہیں۔ جبکہ ابنائے فارس کے ایک چشم و چراغ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے فرزند اور لختِ جگر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اور اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے اس ملک میں تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے یہ پہلے فرزند ہیں۔ جو خاص تبلیغی مشن پر باقاعدہ مستقل مبلغ کی حیثیت سے غیر ممالک میں تشریف لے گئے۔ انڈونیشیا کو یہ فخر بجا طور پر حاصل ہے۔ کہ ایسے بابرکت وجود سے فیضیاب ہونے کی سعادت اول اول اسی ملک کے حصہ میں آئی ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمیں ان تمام ذمہ داریوں سے باحسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرما دے جو اس کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں وباللہ التوفیق

مخلصین جماعت کے لئے مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف ایسے وجود کا قرب ویسے تو بجائے خود ایک بہت بڑی سعادت اور خوش بختی ہے۔ مگر مزید برآں اس کی تہ میں ایک اور گہری اور اہم حقیقت ایسی ہے۔ کہ جس پر احباب جماعت جس قدر بھی خوش ہوں۔ اور جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر بجا لائیں کم ہے۔ حضور اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے صاحبزادہ صاحب موصوف کو عمومی رنگ میں صرف اس ملک میں بھیجا ہی نہیں۔ بلکہ آپ کے بھیجے جانے کو خاص طور پر حضور اقدس نے انڈونیشیا کے لوگوں سے اپنی محبت کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور اپنے ایک خط میں مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کے نام تحریر فرمایا ہے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں کہ

"عزیزم مرزا رفیع احمد اور اس کی بیوی انڈونیشیا آ رہے ہیں۔ میں نے انڈونیشیا کو ان کے لئے اس لئے چنا ہے۔ کہ تا اس ملک کے لوگوں پر اپنی محبت کا اظہار کروں۔"

یہ اعزاز ہمارے انڈونیشین احباب کے لئے کوئی کم اعزاز نہیں۔ جس سے حضور اقدس نے اپنے خدام کو نوازا ہے۔ حضور اقدس کے خدام نوازی کے ان جذبات کو جب احباب نے سنا۔ تو خدا تعالیٰ کے اس احسان کو دیکھ کر مخلصین کے دل رقت سے بھر آئے۔ اور ہمہ تن دعا ہو کر یہ جذبات موجزن ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس اعزاز کا قرار واقعی حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور صحیح معنوں میں اس کا مستحق بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

صاحبزادہ صاحب موصوف سے جماعت کی پہلی پُرشوق ملاقات

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمعہ بیگم محترمہ ۵ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز (سنگاپور سے) انڈونیشیا کی سرزمین میں وارد ہوئے۔ سنگاپور سے پہلی اطلاع یہی تھی۔ کہ آپ مزید دو روز کے بعد تشریف لائیں گے مگر پھر ۵ جولائی کو اچانک یہ تار آگیا۔ کہ آپ اسی روز ۵ بجے بعد دوپہر تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک ممکن ہو سکا۔ اس تنگ وقت میں دور و نزدیک کے احباب تک اطلاع پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ بعض بیرونی جماعتوں کو فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ کیونکہ تار کا وقت بھی نہ تھا۔ تاہم جوں جوں مخلصین کو اطلاع ہوتی گئی۔ وہ جوق در جوق ہوائی اڈہ پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ جاکرتا کے علاوہ بوگر اور بانڈونگ کی جماعتوں کے احباب بھی چالیس چالیس یا سو سو میل کا سفر طے کر کے ۵ بجے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ مگر ہوائی اڈہ پر پہنچنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ بعض وجوہ کی بنا پر وہ ہوائی جہاز تین چار گھنٹے دیر سے جاکرتا پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ جملہ احباب جن کی تعداد دو اڑھائی صد سے کم نہیں ہوگی شوق مجسم بنے منتظر بیٹھے رہے۔ آخر عشاء کے بعد جاکر پر شوق انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہوئیں۔ مکرم جناب صاحبزادہ صاحب جب باہر تشریف لائے۔ تو مکرم مولوی عبد الواحد صاحب رئیس التبلیغ نے اھلاً و سھلاً و مرحبًا کے جذبات کے ساتھ آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ اور آپ سے معانقہ کیا۔ جماعت کی مستورات کی طرف سے بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں پھول پیش کئے گئے۔ اور بعد ازاں احباب جماعت سے ملاقات اور تعارف کا سلسلہ جاری رہا۔ ملاقات کے بعد ہوائی اڈہ سے روانہ ہونے وقت جملہ احباب کے ساتھ مکرم جناب صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی دعا فرمائی۔ دعا کا یہ سماں اپنے اندر فی الحقیقت ایک نرالی شان رکھتا تھا۔ ایسے روح پرور نظارے عام طور پر کم ہی میسر آتے ہیں۔

ہوائی اڈہ سے روانگی کا نظارہ بھی ایک خاص کیفیت کا حامل تھا۔ دس بارہ کے قریب احمدی احباب ایسے تھے۔ جو اپنی موٹریں لائے ہوئے تھے۔ بعض کے پاس موٹر سائیکلیں بھی تھیں۔ اور بعضوں کے پاس اپنے سائیکل تھے۔ بس خود بخود ہی ایک اچھے خاصے جلوس کی شکل ہو گئی۔ چنانچہ اسی ایمان افزا کیفیت میں جملہ احباب کافی رات گئے مسجد جاکرتا پہنچے۔

آج ہر احمدی کا دل خوشی اور مسرت کے جذبات کے ساتھ بلیوں اچھل رہا تھا۔ اور تمام دل خدا تعالیٰ کی اس نعمت پر تشکر کے جذبات سے لبریز تھے۔ وہ مخلصین جو پہلے کبھی ایسے بابرکت واقعات کا تصور کر کے ہی رہ جایا کرتے تھے، آج وہ ان خوابوں کے ایک حصہ کو پورا ہوتے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ آج کا دن فی الحقیقت ان نادر ایام میں سے ایک ایسا دن تھا۔ جو بہت کم عالم وجود میں آتے ہیں۔ "تاریخ اس دن کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ کیونکہ آج کے بعض ایسے ہی واقعات آئندہ بہت بڑی ترقیات اور انقلابات کا پیش خیمہ بننے والے ہیں (انشاء اللہ تعالیٰ)

آپ کی تشریف آوری کی خبر دوسرے ہی روز پریس میں بھی شائع ہو گئی۔ اور ریڈیو پر بھی نشر کر دی گئی۔ جوں جوں احمدی احباب کو آپ کی آمد کا علم ہوتا گیا۔ وہ قرب و جوار سے آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ اور ملاقات کا یہ سلسلہ پانچ چھ روز تک نسبتاً زیادہ گہما گہمی کے ساتھ جاری رہا۔ (باقی)

احباب تمام رقوم افسر امانت کو بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو کلی طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ جات چیکس۔ ڈرافٹس۔ کیش سپلیس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوا دیا کریں۔ ان دنوں جملہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے۔ نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مد نظر رکھیں۔ کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے یا تحریک جدید سے اور ان کا تعلق ہر دو دفاتر کی کن مدات سے ہے۔ تاکہ رجسٹر متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قربانی اور اس کا عظیم الشان مقصد

(از مکرم مولوی عبدالکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی واقف زندگی)

عیدالاضحیہ جسے بڑی عید بھی کہا جاتا ہے۔ نزدیک ہے۔ انشاء اللہ العزیز چند دنوں کے بعد اکناف عالم کے مسلمان نماز عید ادا کریں گے۔ اور ہر وہ شخص جسے خدا تعالیٰ استطاعت بخشے۔ اپنی اپنی جگہ قربانی بھی دے گا۔ چونکہ اس عید پر جانوروں (چوپاؤں) کی قربانیاں ہوتی ہیں۔ اس کی مناسبت سے اسے عیدالضحیہ (قربانیوں کی عید) کہتے ہیں بمناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ قربانی کا حقیقی مقصد پیش کر دیا جائے۔

سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔

انما الاعمال بالنیات (بخاری حدیث اول)

کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید سے بھی صاف طور پر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ اگر انسان نیک اعمال بھی بجا لائے۔ لیکن اس کی نیت رضاء الٰہی اور تقویٰ پر مبنی نہ ہو۔ تو وہ عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور عنداللہ ہرگز مقبول نہیں ہوں گے۔ لیکن اگر دل میں یہ نیت ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور اس کی استطاعت کی خاطر یہ کام کر رہا ہوں۔ تو صرف نیت کے فرق سے وہی عمل قبول اور موجب ثواب بن جائیں گے۔

عید کے موقعہ پر جو قربانی دی جاتی ہے یہ بھی اسی صورت میں صحیح معنوں میں قربانی کہلائے گی جب سچ مچ یہ رسم کے طور پر نہیں دکھلاوے کے طور پر نہیں۔ بلکہ محض اخلاص اور تقویٰ سے پیش نذر کی جائے۔ چنانچہ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ وضاحت سے فرماتا ہے۔ لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم (سورہ الحج رکوع ۵)

کہ قربانیوں کے گوشت اور خون خدا تعالیٰ کو ہرگز نہیں پہنچتے۔ ان چیزوں کی قطعاً اسے ضرورت نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعے تمہارے اخلاص اور تقویٰ کو دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تقویٰ کے یہی تو معنی ہیں۔ کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت بجا لایا جائے۔

پھر یہ قربانی مسلمانوں میں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بے مثال قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہی جاری ہے۔ جو آج سے اکتالیس بیالیس سو سال پیشتر کی گئی تھی۔ دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام والسلام کو واقعی ذبح کر دیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ ذبح تو کیا نہیں تھا۔ مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے۔

قد صدقت الرؤیا۔ کہ تو نے واقعی اپنی خواب کو جس میں تو نے دیکھا تھا کہ تو اسمٰعیل کو ذبح کر رہا ہے بالکل سچا کر دکھایا ہے۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پورے اخلاص سے رضاء الٰہی کی خاطر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لٹا کر ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اور چھری چلانے ہی لگے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھ کر کہ ابراہیم اخلاص اور انکسار اور اطاعت سے سرشار ہے۔ فرمایا کہ بس اے ابراہیم! تیری قربانی ہو گئی اور میری غرض پوری ہو گئی۔ اگر خدا تعالیٰ کو گوشت اور خون کی ہی ضرورت ہوتی۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منع نہ فرماتا۔ مگر چونکہ اس کی غرض ہرگز یہ نہیں تھی اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔ بلکہ ینالہ التقویٰ منکم تھی اس لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے مثال اطاعت اور آپ کے جذبہ ایثار اور غیر معمولی تقویٰ و اخلاص کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اے ابراہیم تیری قربانی ہو گئی۔ اب اسمٰعیل کو چھوڑ۔ اور اس کی جگہ ایک مینڈھے کو لے کر خدا کے رستہ میں قربان کر دے کہ ظاہر میں یہی اس کی علامت ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انسانوں کی قربانی بند ہو گی۔

سو ہمیں اس موقعہ پر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جذبہ کو جو آپ کا اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے عین آمادہ ہو جانے میں نظر آتا ہے۔ ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ جہاں ہم قربانیاں دیں۔ بہت سے جانور ذبح کریں سو ہاں محض الفائے رسم یا نظر نمود و ریاکاری سامنے نہ ہو۔ بلکہ محض اور محض تقویٰ اور رضائے الٰہی پیش نظر ہونی چاہیئے۔ نیز اس روح اور اس عظیم الشان مقصد کے ماتحت یہ قربانی دینی چاہیئے کہ اے خدا! اس وقت تیرا حکم ان جانوروں کی قربانی کا ہے۔ مولا کریم اگر ہماری اپنی جانوں کی بھی تیری راہ میں ضرورت پڑے تو تیرے فضل و کرم سے اس سے بھی دریغ نہیں ہوگا۔ اور اس وقت یہ بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح پیش کر دی جائیں گی۔ کیونکہ نہ یہ مال اپنے ہیں۔ اور نہ یہ جان اپنی ہے۔ کوئی چیز بھی اپنی نہیں۔ اگر جان بھی پیش کر دی جائے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غرض قربانی کے موقعہ پر نیت کو اخلاص و تقویٰ اور رضاء الٰہی کے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی مشکل بات نہیں۔

اللھم ارزقنا حبک وحب من احبک وحب ما یقربنی الیک واجعل حبک احب الینا من الماء البارد (آمین یا رب العالمین)

سال گذشتہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ذیل میں ایسی جماعتوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنا بجٹ ۵۴-۱۹۵۳ء سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدیدار جو جہاں اپنی کوشش اور ہمت کے مستحق مبارکباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کی جماعتوں کے چندوں کی تنظیم کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کی توفیق بخشے اور باقی جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی ان کے شاندار نشانہ محنت اور ہمت کی توفیق عطا کرے۔ سب سے زیادہ قابل تحسین کام جماعت احمدیہ کراچی کا ہے۔ ایک بہت بڑی جماعت جو مختلف اور دور دور حلقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی سو فیصدی وصولی کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور کے عہدیداروں کی کوششیں بھی قابل ستائش ہیں۔ اس جماعت کے چندوں کی حالت پہلے اطمینان بخش نہیں تھی۔ اس حالت سے جماعت کے چندوں کو اٹھا کر سو فیصدی وصولی تک لے جانا واقعی قابل قدر کارنامہ ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

کراچی ــــــ لاہور

ضلع جھنگ

ربوہ محلہ الف۔ ربوہ حلقہ ج۔ ربوہ۔ حلقہ دارالیمن۔ احمد نگر۔

ضلع لائل پور

چک ۲۹۶ ج۔ب۔ چک ۶۰ کھیم سنگھ۔ چک ۱۰۹ نزاین گڑھ۔ چک ۶۰ تھبا زیور۔ سیر کا چک ۲۷۸ گ۔ب گوکھووال۔ چک ۱۲۱ سٹھٹہ کالو چک ۲۴۶ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جڑانوالہ۔ تلونڈی چک ۱۰۸ چک ۲۶۵ ر۔ب۔ چک ۹۶ مریح چک ۴۴۲ ج۔ب۔ چک ۶۳۴ گ۔ب۔ چک ۲۰۰ چک ۳۲ ر۔ب۔ چک ۳۰ اور چک ۲۷ ج۔ب۔

ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ۔ چک ۱۱۷ چھور۔ سید والہ۔ مریدکے۔ کوٹ پنڈوری۔ چک وعیندو۔ نانوڈوگر۔ چک ۷۹۔ پھلے والی۔ چک ۱۸ بھوڈر۔ چک ۸ دھرتی۔ کاسیاں۔ چک ۱۲۰ جیلیکے۔

ضلع لاہور

رائے ونڈ۔ ادھیکے نیویں۔ بھلیسر

ضلع گوجرانوالہ

گوجرانوالہ۔ سوہاوہ۔ ترگڑی۔ بھاکا بھٹیاں۔ پیرکوٹ۔ کھیووالی۔ کلا کولو۔ گکھڑ منڈی۔ قیام پور۔ رسول نگر۔ بہے خورد۔ پٹھان چک۔ پنج سکھلہ۔ ڈیرانوالی۔ چک چھٹہ۔ دولووالی

ضلع سرگودہا!

سرگودہا۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۹۸۔ چک ۴۶۔ چک ۳۷۔ چک ۳۳-۳۲۔ کوٹ مومن۔ بھلروں۔ چک ۳۸۔ ساہیوال۔ چک ۷۵۔ شاہپور صدر۔ چک ۱۳۳۔ جوہرآباد۔ چک ۳۱

ضلع جہلم

چکوال۔ محمود آباد۔ دتیال۔ ٹنگیال۔ ڈنڈوت

ضلع راولپنڈی

کہوٹہ

ضلع کیمل پور

کوٹ فتح خان۔ سوہاں۔ کنٹ

ضلع ڈیرہ غازی خان

ضلع سیالکوٹ

درگانوالی۔ اودرا۔ بھاگو بھٹی۔ بھڑتانوالی۔ پسرور۔ باجوہ۔ مالوکے بھگت۔ بھاگووال۔ بھکو بھٹی۔ بہلول پور۔ بدوملہی۔ چندرکے منگولے۔ ڈھپئی۔ کوٹلی لوہاراں۔ گدیاں۔ کوٹ بیڑا۔ سمبڑیال۔ ڈگری گھمن۔ جامکے۔ گوکل۔ خورد۔ گلوٹیاں۔ ملیانوالہ۔ کالیکے۔ ناگرے۔ ترسکہ۔ مہدی پور۔ کھوالی۔ دھرگ۔ دولت پور۔ نوشہرہ۔ ساہووال۔

صوبہ سرحد

اسماعیلیہ۔ سرائے نورنگ۔ رسالپور۔ مانسہرہ۔ پارہ چنار۔ بیبی

ملتان

ملتان۔ اوچ شریف۔ خانیوال۔ لودھراں۔ لیہ۔ علی پور۔ چک ۵۴۳/۵۴۹۔ ننگلہ۔ کوچھوالہ۔ دنیاپور۔ منڈی بوریوالہ۔ کبیروالہ۔ چک ۱۶۸۔ شہرمراد۔ چک ۳۷/۳۰/۲۷۔ کوٹھی وا۔ لاچاہ۔ جیون سنگھ۔ چک ۶۳ D-B۔ منڈی یزمان۔ چک ۲۴/۱۰۰-R۔ چک ۱

منٹگمری

منٹگمری۔ چک ۵۵/۲۔ محمودپور۔ صدر گوگیرہ۔ اوکاڑہ۔ چک ۳۰/۱۱۔ چک ۹۶/۱۲۔ چک ۲۴۵ E-B۔ دیپالپور۔ چیچہ وطنی

سندھ

حیدرآباد۔ سکھر۔ احمدآباد اسٹیٹ۔ صوبہ ڈیرہ۔ کوٹ احمدیاں۔ بشیرآباد اسٹیٹ۔ گھوٹکی۔ نبی سر۔ ٹنڈو محمد خان۔ گوٹھ امام بخش۔ سومیہ۔ چیا ہیٹ۔ چک ۱۵۱۔ سانگھڑ۔ میرپور خاص۔ باندھی۔ دادو۔ شکارپور۔ حبیب آباد۔ طالب آباد۔

بلوچستان۔ فورٹ سنڈیمان

ضلع گجرات

گجرات۔ کھوکھر غربی۔ مونگ۔ فتح پور۔ چک سکندر۔ پوڑانوالہ۔ اسماعیلہ۔ گھرٹ۔ کڑیانوالی۔ بھمبر۔ سلانی۔ گوڑیالہ۔ ننگے۔ دھیر سنگلاں

ابنِ خلدون اور اس کا مقدمہ

(۲)

تیسرے باب میں طرز حکومت اور بادشاہت کے متعلق اس کے خیالات اور نظریات کا اظہار کیا گیا ہے۔ سلطنت کا استحکام بہت کچھ طاقت اور وحدت پر مبنی ہوتا ہے۔ اختلافات سلطنت کو کمزور کر دیتے ہیں مطلق العنانی کی خصوصیات۔ شان و شوکت۔ آرام طلبی۔ تلاش سکون اور عیش کوشی ہوتی ہیں۔ یہی خصوصیات جب حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ اور جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ تو سلطنت کا بڑھاپا آ جاتا ہے اور اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ ابن خلدون کے قول کے مطابق انسانوں کی طرح سلطنتوں کی بھی ایک عمر ہوتی ہے۔ جو عموماً تین نسلوں یا ایک سو بیس سال تک محدود رہتی ہے۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ وہ انحطاط پذیر ہونے لگتی ہے۔ یہاں علم عمرانیات اور معاشرت کے تجزیہ میں ابن خلدون اختراع اور تحقیق کی انتہائی بلندیوں پر نظر آتا ہے اور اسکے کارنامے کی عظمت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا یہ باب "مقدمہ" کا بہترین باب ہے۔ جس میں زور بیان کے ساتھ ساتھ زبردست دلائل بھی پائے جاتے ہیں۔ جو شہرۂ آفاق مورخ کی جدت طرازیوں اور اہلیتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور اس کی عظمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھاتے ہیں۔ اس میں رعایا اور حکمران کے تعلقات پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی ہے کس طرح خانہ بدوش نسلیں مہذب قوموں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور بڑی بڑی مستحکم سلطنتوں کی بنیاد ڈالتی ہیں۔

خلدون نے حکومت کے اقسام سے بھی بحث کی ہے۔ خلافت اور امامت کے بارے میں اپنے اور دیگر نظریات کو بیان کیا ہے۔ امامت کے متعلق اہل تشیع کے نظریوں کی بھی وضاحت کی ہے۔ بتایا ہے کہ کس طرح خلافت رفتہ رفتہ اپنی روح کو کھو دیتی ہے۔ اور مطلق العنانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ خلافت کے باب میں وراثت سلطنت کا انتخاب خطابات کی تقسیم۔ مذہبی مناصب۔ انصاف اور ٹکسال پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد بادشاہت کے باب میں وزارت۔ محصول۔ پولیس۔ بحری بیڑے جنگ کے طریقے اور تجارت پر اظہار خیال کیا ہے اس باب کے اختتام پر اس نے ان بدعنوانیوں اور ناانصافیوں کی وضاحت کی ہے۔ جس سے حکومت کی بنیادیں متزلزل ہو جاتی ہیں۔ اور جو آخر کار حکومتوں کے زوال کا باعث ہوتی ہیں یہ باب ابن خلدون کی تاریخ نویسی اور تحقیق کا معراج کمال ہے۔ ابن خلدون سے قبل بھی اسلامی مفکروں نے ان موضوعات پر روشنی ڈالی ہے علامہ طرطوشی نے اپنی کتاب "سراج الملک" میں بھی حکومت کے دفاتر۔ فنون جنگ اور ناانصافیوں کے بُرے نتائج سے بحث کی ہے جس پر بعد میں ابن خلدون نے وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ حجۃ الاسلام "امام غزالیؒ" اور عبدالرحمن ابن عبداللہ نے بھی اپنی تصانیف میں حکمرانوں کی صفات اور جنگ کے متعلق فقہی واقعات بیان کئے ہیں۔ کتاب الفخری فی الآداب السلطنۃ والدول الاسلامیہ" کے ایک طویل باب میں بھی حکمرانوں کی سیاست سے بحث کی گئی ہے۔ اور اس میں روشن خیال حکمرانوں کی صفات دکھایا ہے اس کے تعلقات اور رعایا کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں خرابی صرف اتنی ہے کہ اس کے بیان کردہ اصول عملی دنیا میں پورے نہیں اترتے ہیں۔ لیکن ابن خلدون کی بلند پایہ تصنیف میں اپنے ماقبل مصنفوں کے مقابلہ میں زیادہ انفرادیت۔ استدلال جدت اور تحقیق پائی جاتی ہے۔ زور بیان اور دقت کے لحاظ سے وہ اپنی آپ مثال ہے۔ جس کا جواب اسلامی تصانیف میں کیا مغربی دنیا میں بھی نظر نہیں آتا ہے۔ ابن خلدون نے اس بات کا صحیح دعویٰ کیا ہے۔ کہ "العمران" (عمرانیات) کی سائنس کے وجود سے اس سے ماقبل کی تاریخ یکسر خالی ہے۔ ارسطو کی "سیاسیات" میں اس کی کچھ مبہم سی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ابن رشد نے ارسطو کی تصانیف پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ابن خلدون کی نظر سے گذرا ہو اور اس سے ابن خلدون نے استفادہ حاصل کیا ہو۔ ان سب باتوں کے باوجود وہ فن تاریخ نویسی کا امام اور عمرانیات کا موجد تصور کیا جاتا ہے۔

چوتھے باب میں ابن خلدون نے ممالک شہروں کی پیدائش۔ ان کی خصوصیات اور مختلف حالات مثلاً زرخیزی۔ دولت اور ہمسایہ ملک سے ان کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس زمانہ میں اسلامی ممالک کے مشہور شہر بغداد۔ قرطبہ اور قاہرہ کی شہرت چہار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور دور دراز ممالک کے تجار اور طلبا تجارت اور تحصیل علم کی غرض سے ان شہروں کا چکر لگایا کرتے تھے۔ درحقیقت وہ زمانہ وسطیٰ میں تہذیب کا گہوارہ تھے۔ جن کے تمدن کی روشنی نے یورپ اور افریقہ کی تاریکیوں کو دور کیا۔ ریگستان کے خانہ بدوش خاندانوں (بدوؤں) نے ان شہروں کی تعمیر میں جو حصہ لیا ہے۔ فاضل مورخ نے اسے ظاہر کیا ہے۔ ابن خلدون اپنے علم کا استاد کامل تھا۔ حالانکہ اس کے مقدمہ کے چند موضوع پر الفارابی اور اخوان الصفا نے بحث کی ہے فارابی نے انسان کی معاشرتی ضرورتوں اور دیہاتوں اور شہروں کی پیدائش پر گوہرافشانی کی ہے۔ اخوان الصفا نے سائنس کے اقسام اور امور تجارت کی وضاحت کی ہے۔ لیکن ابن خلدون نے ان تمام علوم و فنون پر معاشرتی اور عملی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی ہے۔ جو اس کے ماقبل مفکروں کے یہاں خال خال بھی نظر نہیں آتی۔

پانچویں باب میں کسب معاش کے ذرائع دولت فراہم کرنے کے طریقے۔ امور تجارت۔ معاشیات اشیاء تجارت کی قیمتوں پر اتار چڑھاؤ کے اسباب اس زمانہ میں تجارتی ذرائع اور اس کے مختلف شعبے غرضیکہ اس قسم کے سینکڑوں معاشی نکات پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ آخر میں ایک مخصوص باب میں حصول زر کے مختلف طریقوں مثلاً زراعت۔ دستکاری معماری۔ نجاری اور طبابت پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس سے فاضل مصنف کی ہمہ دانی اور زبردست تبحر علمی کا سکہ لوگوں کے قلوب پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور بے ساختہ اس کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے

چھٹے باب میں علوم و فنون کے مختلف شعبوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ بقول ابن خلدون "علم تہذیب کی ایک لازمی خصوصیت ہے۔ جس کے بغیر تہذیب مکمل نہیں ہوتی۔ اور علم ہی تہذیب کی عمارت کو مستحکم کرتا ہے" اس میں دنیا کے مختلف مذاہب اور معاشرہ کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔ اور مختلف سائنس۔ مثلاً کیمیا طبابت۔ طلسم اور دیگر نامعلوم علوم پر بھی وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ ابن خلدون علم فلسفہ کو تضیع اوقات قرار دیتا ہے۔ جس سے مذاہب کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ فلسفہ کے چند اصولوں کی اس نے مدلل تردید بھی کی ہے مروجہ تعلیمی طریقوں اور طلباء کی خصوصیات پر بھی اس نے روشنی ڈالی ہے۔ بقول اس کے دنیائے اسلام کے زیادہ تر مفکر غیر عرب تھے۔ آخر کار وہ اپنا لاثانی "مقدمہ" علوم۔ زبان دانی۔ خطابت نثر و نظم اور ان کے اقسام کے بیان پر ختم کرتا ہے

"مقدمہ" اور مغرب:- مغرب نے ابن خلدون کے "مقدمہ" سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ مغربی مفکرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ تاریخ نویسی۔ عمرانیات اور سیاسیات کا علم مغرب نے ابن خلدون سے حاصل کیا ہے۔ میکاولی نے اپنی مشہور تصنیف "پرنس" (شہزادہ) میں جو سیاسیات حاضرہ کی سب سے بلند پایہ تصنیف تصور کی جاتی ہے اور جس کا غلغلہ چہار دانگ عالم میں ہے۔ ابن خلدون کی خوشہ چینی کی ہے۔ ۱۸۰۶ء میں مشہور فرانسیسی مستشرق سلانی ڈی سٹرڈی ساسی نے ابن خلدون کی سوانح عمری کے ساتھ ساتھ اس کے "مقدمہ" کا مختصر حصہ شائع کیا۔ آسٹریلیا کے مستشرق وان ہیمر نے ۱۸۲۲ء میں رسالہ ایشیاٹک میں "مقدمہ" شائع کیا جس نے یورپ کو ابن خلدون کی زبردست شخصیت سے روشناس کیا۔ انیسویں صدی کے وسط سے یورپ نے ابن خلدون کے بلند اور اچھوتے نظریات سے زیادہ واقفیت حاصل کرنی شروع کر دی۔ اور وہ یہ معلوم کر کے انتہائی متعجب ہوئے کہ ابن خلدون ان علوم کا نہ صرف موجد بلکہ امام تھا جن کو میکاولی نے ایک صدی بعد اور دیو آدم اسمتھ اور آگسٹ کومٹے نے تین چار صدیوں کے بعد اپنایا اور ترقی دی۔ ابن خلدون نے اپنے "مقدمہ" میں مغرب سے بہت قبل فنون تاریخ نویسی۔ عمرانیات اور سیاسی معاشیات پر وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ جس کا جواب یورپ اب بھی مشکل سے پیش کر سکتا ہے

بیرون دال کریمر ابن خلدون کا بڑا مداح تھا۔ اور اسے "تہذیب کا مورخ" تصور کرتا ہے ولندیزی مفکر ڈی بوئر ابن خلدون کو ایک فلسفی اور بوعلی سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ابن طفیل کا ہم پلہ خیال کرتا ہے۔ اور بقول اس کے ابن خلدون ایک زبردست مفکر تھا۔ اور وہ پہلا شخص تھا جس نے معاشرت کے ارتقائی منازل پر گہری نظر ڈالی ہے۔ تمدن کی بتدریجی ارتقاء میں اسے ایک پوشیدہ ہم آہنگی نظر آتی ہے"۔ مشہور مغربی مفکر گمپلوڈ ران الفاظ میں اعتراف کرتا ہے۔" میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ نہ صرف کومٹے بلکہ ویکو سے بہت پہلے جن کو اطالوی یورپ کا اولین ماہر عمرانیات مشہور کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مذہبی مسلمان نے معاشرت کے اصولوں کا غائر نظر سے مطالعہ کیا اور اس مدلل طریقہ سے اپنے افکار کا اظہار کیا"۔

مشہور جرمن نقاد وان ویلنڈ انک نے حکومتوں کے عروج و زوال کی بابت ابن خلدون کے افکار کا مطالعہ کیا اور اسے انتہائی جدید بتایا ابن خلدون اور میکاولی نے ایک ہی قسم کی فضا میں پرورش پائی۔ ابن خلدون کے عہد میں افریقہ کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں افراتفری کا دور دورہ تھا۔ وہ برابر ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتی تھیں۔ اور آئے دن حکومتیں بنتی بگڑتی رہتی تھیں۔ اس کے ایک صدی بعد میکاولی کے زمانہ میں بھی اٹلی کی یہی کیفیت تھی۔ اور وہاں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک دوسرے سے دست و گریبان

(باقی)

کوریا میں جنگ بندی کمیشن کو توڑنے کی تجویز

واشنگٹن ۱۶ر اگست سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر فوسٹر ڈلس نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کوریا میں غیر جانبدار اقوام کے جنگ بندی کمیشن کو توڑنے کی حمایت کرے گا

اس وجہ سے کہ کمیشن مذکور کے کمیونسٹ ممبر جنوبی کوریا میں اس سے مختلف کام کر رہے ہیں۔ جس کے لئے ان کو مامور کیا گیا تھا۔ مسٹر ڈلس نے کمیونسٹوں کو الزام دیا کہ وہ جنگ بندی کی شرائط کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ خلاف ورزیاں اس نوعیت کی نہیں۔ جن کی بنا پر اقوام متحدہ کے لئے کوریا میں دوبارہ جنگ شروع کر دینا جائز ہے۔ میرا خیال ہے کہ جنگ بندی کے معاہدہ کو ختم کئے بغیر ہی نگران کمیشن کو توڑا جا سکتا ہے۔

مراکش میں آزادی کی تحریک زور پکڑ گئی

نیویارک ۱۶ر اگست۔ استقلال پارٹی (مراکشی نیشنلسٹ) کی طرف سے یہاں ایک بیان شائع کیا گیا ہے۔ جس کے متن کا خلاصہ یہ ہے :۔

" افسوس ہے کہ فرانس نے بروقت مناسب اقدام نہ کیا۔ آج مراکش میں ہر جگہ لوگ مظاہرہ اور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ معزول سلطان سیدی محمد بن یوسف کو بحال کر دیا جائے "۔

بیان کے اختتام پر واضح کیا گیا ہے کہ یہودیوں پر جو حملے ہوئے ہیں ان کی ذمہ داری فرانسیسیوں پر ہے اسلئے کہ یہودی بھی مسلمانوں کے ساتھ تحریک آزادی میں حصہ لے رہے ہیں

بقیہ صفحہ ۶

ابن خلدون اور اس کا مقدمہ

رہتی تھیں۔ درباری سازشیں اور شورشیں اپنے شباب پر تھیں۔ یہی سبب ہے کہ میکاولی کے "پرنس" (شہزادہ) اور ابن خلدون کے "مقدمہ" کی سیاسیات میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے اور بہت ممکن ہے کہ مشہور اطالوی سیاستدان نے اپنی بلند پایہ تصنیف کے لئے اسلامی مفکر کے "مقدمہ" سے خوشہ چینی کی ہو۔ غرضیکہ ابن خلدون کا "مقدمہ" فن عمرانیات، تاریخ نویسی اور سیاسی معاشیات کا ایک سنگ بنیاد ہے۔ جو تاریخ عالم میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور ابن خلدون کی محققانہ عظمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھاتا رہے گا۔

پرتگال نے بھارتی سرحد کے ساتھ ساتھ اپنی فوج تعینات کر دی

تین کروڑ کی لاگت سے ایک ہوائی اڈہ بھی تعمیر ہو رہا ہے

نئی دہلی۔ ۱۶ر اگست۔ مسٹر ونسینٹ کولہو نے جو گوا میں بھارت کے قونصل جنرل تھے اور جنہیں حکومت پرتگال کے مطالبہ پر واپس بلا لیا گیا ہے۔ کل اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ پرتگالیوں نے بھارت کی سرحدوں کے ساتھ اپنی مسلح افواج جمع کر دی ہیں خندقیں کھود لی گئی ہیں اور سرحد کے ساتھ ساتھ مسلح گاردیں لگا دی گئی ہیں۔ جیپ گاڑیاں جن میں خودکار اسلحہ نصب ہیں ہندوستانی سرحد کے بالکل قریب گشت کرتی رہتی ہیں۔

آپ نے کہا کہ اس وقت گوا میں صورت حالات ایسی ہے۔ جیسے کہیں مارشل لاء لگا ہوا ہو۔ گوا کے تین خاص شہر پنجیم، مارگاؤں اور سیو کا ایک طرح سے "شہر خموشاں" بن گئے ہیں۔ گوا میں مسلح فوج اور پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۱۹۴۷ء میں فوج کی تعداد صرف تین سو تھی۔ لیکن اب ۵ ہزار کے قریب ہے۔ پولیس کی تعداد ۱۹۴۷ء میں ۵۰۰ تھی لیکن اب اس کی تعداد ایک ہزار تک بڑھا دی گئی ہے۔ بہت سے پولیس مین قوم پرستوں کی جاسوسی کرنے کے کام پر مامور ہیں یہ لوگ بسوں میں سفر کرتے ہیں اور لوگوں کے خیالات کا پتہ لگانے کے لئے گفتگو چھیڑتے ہیں۔

مسٹر کولہو نے کہا کہ پرتگالی حکام تقریباً ۳ کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہوائی اڈہ تعمیر کر رہے ہیں ایک پرتگالی فرم کو ٹھیکہ دیدیا گیا ہے۔ جس نے سروے کرنے کے لئے انجینئر بھیجد یئے ہیں۔ مسٹر کولہو نے کہا کہ گوا کی نوے فیصدی آبادی آزادی اور ہندوستان کے ساتھ الحاق کے حق میں ہے اور اس وقت جو وہاں براہ راست اقدام کیا گیا ہے۔ وہ آزادی کی اس جدوجہد کا آخری مرحلہ ہے جو ۱۹۴۶ء میں سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر لوہیا نے شروع کی تھی۔ لیکن بجائے اس کے کہ پرتگالی حکام گوا کے لوگوں کے جذبات کا احترام کرتے انہوں نے آزادی اور ہندوستان کے ساتھ الحاق کی قومی امنگوں کو کچلنا شروع کر دیا ہے گذشتہ ۱۸ر جون کو "آزاد گوا تحریک" کی جو سالگرہ منائی گئی تھی۔ اس کے بعد سے انتہائی سخت قوانین بنا دیئے گئے ہیں۔

گوا میں تمام ہندوستانی اخبارات کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ سیاسی قیدیوں کو پیٹا جا رہا ہے ان میں سے بہتوں کو اٹھائیس سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ اور پرتگالی مشرقی افریقہ میں جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ بڑے پیمانہ پر گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ایک ڈاکٹر کو جس کا نام گائی تونڈے ہے۔ محض اس بناء پر گرفتار کر لیا گیا کہ انہوں نے ایک ڈنر میں جو ایک یورپین جج کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کے طور پر دیا گیا تھا۔ آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیا تھا ۱۸ر جون سے اب تک ستر گرفتاریاں ہو چکی ہیں

پرتگالی مقبوضات سے انخلاء

سابق قونصل جنرل نے آگے چلکر بتایا کہ ان پرتگالی مقبوضات سے بھاری تعداد میں لوگ بھاگ رہے ہیں۔ دمن سے جہاں کی آبادی چھ ہزار ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار اشخاص ہندوستانی علاقہ میں آ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سرکاری بینکوں سے ہندوستانی کرنسی بھی نکالی جا رہی ہے۔ غالباً اس لئے کہ اسے ہندوستان ارسال کر دیا جائے۔

مسٹر کولہو نے یہ بتاتے ہوئے کہ گوا کا نظام ایک نو آبادیاتی نظام ہے کہا کہ اقتصادی طور پر گوا کا ہندوستان کے ساتھ تعلق ہے تقریباً ڈیڑھ لاکھ گوائی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اور ان میں بہت سے ہندوستان کے فوجی سینٹروں میں ملازم ہیں۔ گوا کے راستے مختلف سامان بالخصوص سامان تعیش کی ناجائز درآمد کا سوال ہندوستان کیلئے ہمیشہ ایک اہم سوال رہا ہے

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو۔ اور اسکی آمد اشاعت اسلام میں دو۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔ احادیث وغیرہ اردو انگریزی کتابیں اسلامی اصول کی فلاسفی۔ رسول کریمؐ کے بینظیر کارنامے وغیرہ منگوایئے۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب رقم جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

بھارت کی جنگ آزادی میں اردو زبان نے جو کام کیا وہ کسی دوسری زبان نے نہیں کیا

بھوپال ۔ "اردو زبان ہندوستان کی تمام زبانوں میں ترقی یافتہ زبان ہے۔ بھوپال میں اردو کو ایسی ہی علاقائی حیثیت حاصل ہے۔ جیسی بنگال میں بنگالی گجرات میں گجراتی۔ مہاراشٹر میں مرہٹی اور مدراس میں تلگو وغیرہ کو اس لئے میں اردو کو علاقائی حیثیت دلانے کی تائید کرتا ہوں"۔

یہ الفاظ ہریجن آدی باسی پرجا سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر بنرجی نے ایک بیان میں کہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ جنگ آزادی میں اردو زبان نے جو پارٹ ادا کیا ہے۔ کسی دوسری زبان کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ یہی وہ زبان ہے جس نے ملک کے عوام کو بیدار کیا۔ یہ گنگا اور جمنا کی گود میں پلی بڑھی اور پروان چڑھی۔ جو لوگ اس زبان کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ زبان کے مسئلہ کو محدود دائرہ میں دیکھتے ہیں

اردو زبان ہندوستان کی تمام زبانوں میں ترقی یافتہ زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تمام لوگ بولتے اور سمجھتے ہیں۔ اس زبان کی نشوونما اور آبیاری میں ہندوستان کے تمام مفکرین نے حصہ لیا ہے۔

یوپی کے مشرقی اضلاع میں مزید سیلاب کا خطرہ

لکھنؤ ۷ر اگست۔ اگرچہ دیوریا اور یوپی کے دوسرے مشرقی اضلاع میں سیلاب کی شدت کم ہو چلی ہے۔ لیکن چونکہ میدانی اور کوہستانی علاقوں میں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ اسلئے یہ خطرہ ہے کہ یہ علاقے پھر سیلاب کی زد میں آ جائیں گے۔ دوسرا اندیشہ یہ ہے کہ حالیہ سیلابوں میں نرائنی ندی نے غالباً اپنا رخ بدل دیا ہے ورنہ اس علاقہ میں کبھی اتنا زبردست سیلاب نہیں آیا تھا۔ اس علاقہ کے لوگوں کا خیال ہے کہ ۲۷ر اور ۲۸ر جولائی کی درمیانی رات کو ایک بڑا دھماکہ ہوا اور اس کے بعد ان علاقوں میں جو نرائنی ندی اور اس کے نالوں سے دور تھے سیلاب کی ایک بڑی لہر پھیل گئی۔ پہاڑ میں ۲۰ فیٹ کی بلندی سے پانی ایک بڑی چادر کی صورت میں مسلسل گر رہا ہے دوناکھنڈ کا جنگل زیر آب ہو گیا اور ہزاروں جانور مر گئے۔ دھان کے کھیتوں میں کچھوے بڑی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ اور ہزاروں سانپ ہر طرف گھوم رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ دو چیتوں کو کچھوؤں نے کھا لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ غالباً نرائنی ندی یوپی میں کوسی کی طرح تباہ کن بن جائے گی ۔

لاہور میں امریکی گندم کا آٹا ہر راشن ڈپو سے دستیاب ہو سکے گا

دیسی گندم اور دیسی گندم کے آٹے کے لئے علیحدہ ڈپو مقرر کر دئیے گئے

لاہور ۶ ر اگست ۔ حکومت پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ امریکی گندم کے آٹے کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر عوام کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ ر اگست ۱۹۵۴ء سے لاہور کے راشن بندی کے علاقہ میں ہر راشن ڈپو سے باقاعدہ امریکی گیہوں کا آٹا سپلائی کیا جائے چنانچہ لوگوں کو ۱۰/۸ فی من کے حساب سے امریکی گیہوں کا آٹا ہر راشن ڈپو سے دستیاب ہو سکے گا۔

دیسی گیہوں اور دیسی گیہوں کے آٹے کے لئے حسب ذیل مقامات پر سپیشل ڈپو قائم کر دئیے گئے ہیں۔ لوگ ان ڈپوؤں سے دیسی گیہوں یا اس کا آٹا حاصل کر سکیں گے۔

(۱) حق نواز روڈ باغبانپورہ (۲) شالامار روڈ نزد دھوبی گھاٹ (۳) سلطان پورہ روڈ (۴) بیرون مستی گیٹ (۵) شیش محل پارک (۶) کنال برج گنج مغلپورہ (۷) اسمن آباد

دیسی گندم کا بھاؤ گیارہ روپے چار آنے اور دیسی گندم کے آٹے کا بھاؤ گیارہ روپے ۱۴ آنے فی من مقرر ہے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۶ ر اگست ۔ آج لاہور میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۶ اور کم سے کم درجہ حرارت ۵ء۸۳ تھا۔ آئندہ چوبیس گھنٹے میں موسم جزوی طور پر ابر آلود رہے گا۔ کل صبح یا دن کے وقت گرج چمک کے ساتھ چھینٹیں پڑیں گے۔ کل کسی قدر درجہ حرارت میں کچھ کمی ہو جائے گی۔ طلوع آفتاب ۶ بج کر ۹ منٹ پر اور غروب آفتاب پانچ بجکر انیس منٹ پر ہوگا۔

گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹنشن تجربہ گاہ میں پچاس طالب علم ایٹم کی تفریق کا مطالعہ کر رہے ہیں

حکومت برطانیہ نے اس تجربہ گاہ کیلئے دو لاکھ روپے کا سامان مہیا کرنا منظور کر لیا۔

لاہور ۶ ر اگست ۔ آج وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر خاں نے گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹنشن تجربہ گاہ کا معائنہ کیا۔ اس تجربہ گاہ کی تعمیر اور ساز و سامان پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ اور یہ ایشیا میں اپنی قسم کی پہلی تجربہ گاہ ہے۔ یہ تجربہ گاہ وزیر صاحب موصوف کو ڈاکٹر رفیع محمد چوہدری نے دکھائی۔ جو گورنمنٹ کالج کے شعبہ طبعیات کے صدر ہیں۔

فی الحال پوسٹ گریجوایٹ جماعتوں کے کوئی پچاس طالب علم اس تجربہ گاہ میں ایٹم کی تفریق کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ بعض طبعیات کی مبادیات میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ عنقریب اس تجربہ گاہ میں کچھ ایسے داخلے کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے علم طب میں نہایت اہم مدد ملے گی۔ ڈاکٹر چوہدری نے بتایا کہ حکومت برطانیہ نے اس تجربہ گاہ کے لئے دو لاکھ روپے کا سامان مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔

نامعلوم ادائیگیوں کیلئے حکومت پنجاب کے حسابات میں

ایک علیحدہ مد مقرر ہے۔

لاہور ۶ ر اگست ۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے حسابات میں مد ۱۷۱ X سی متفرق" کے تحت ایک علیحدہ ضمنی مد "بیت المال" موجود ہے۔ لہٰذا عوام حکومت پنجاب کے حسابات میں اس مد کے تحت ایسی رقوم جمع کرا سکتے ہیں۔ جو حکومت کو واجب الادا ہوں۔ اور کسی وجہ سے ادا نہ ہو سکی ہوں۔ اور جن کی ادائیگی کے متعلق کسی کو کوئی علم نہ ہو متعلقہ افراد اگر اپنی ایمانداری کے پیش نظر اس رقم کو اپنے پاس نہ رکھ سکتے ہوں۔ تو ان کی آسانی کے لئے یہ مد موجود ہے۔ یہ تحتی مد ان بقایا داروں کی سہولت کے لئے رکھی گئی ہے جو ایمانداری سے یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ انہیں اس قسم کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جانا چاہیئے تھا۔ رقوم گمنام طریقوں سے بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

فوجی جدید ٹکنیک کے باعث سوئز کی اہمیت

ختم ہو گئی ہے (ڈلس)

واشنگٹن ۶ ر اگست ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ مصر نے جو برطانوی طیارے گرائے ہیں۔ ان میں امریکی فوجی افسر سوار تھے۔ اس لئے امریکہ کا بھی اس واقعہ سے تعلق ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ امریکہ فارموسا اور دوسرے جزائر کی حفاظت کے لئے ذمہ دار ہے۔ نارمو سا جنوبی کوریا اور جاپان کے ایک دفاعی سمجھوتہ کی بات چیت ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ کے متعلق بھی بات چیت جاری ہے انہوں نے اینگلو مصری سمجھوتہ پر خوشنودی ظاہر کی۔ اور کہا کہ اس سمجھوتہ کے باعث ۸۰ ہزار برطانوی سپاہیوں سے دوسرے مقامات پر کام لیا جا سکے گا۔ جدید فوجی ٹکنیک کے باعث سوئز کی اہمیت ختم ہو گئی ہے۔ اور اب وہاں ۸۰ ہزار برطانوی سپاہیوں کے رکھنے سے سراسر نقصان تھا۔

یورپ کے مشترکہ دفاع سے متعلق روس کی ایک اور تجویز

لندن ۶ ر اگست ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس نے پھر برطانیہ فرانس اور امریکہ کو یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ یورپ کے مشترکہ دفاع کے متعلق چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس اگست یا ستمبر میں منعقد کی جائے۔ روس نے یہ تجویز گذشتہ ماہ بھی پیش کی تھی۔ اس تجویز پر مشتمل ایک مکتوب روس کی طرف سے یہاں مسٹر سیلون لائیڈ کے حوالہ کیا گیا۔ اور پیرس اور واشنگٹن میں بھی اس مضمون کے خطوط مقامی حکومتوں کے حوالے کئے گئے۔ وزارت خارجہ برطانیہ کے ایک افسر نے مذکورہ بالا خبر بتانے سے انکار کر دیا۔ اور یہ بھی نہ بتایا۔ کہ آیا یہ خبر صحیح ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ روس نے اپنے مکتوب میں کانفرنس کا مقام تجویز نہیں کیا۔ روس نے ۲۳ جون کو مغربی طاقتوں کے نام مکتوب بھیجا تھا۔ اب تک اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ روس کے پہلے مکتوب نے فرانس میں اچھا اثر پیدا کیا تھا۔ برطانیہ کے ڈپلومیٹک حلقے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ نیا مکتوب اسی اثر کو گہرا کرنے کیلئے ہے۔

کشمیر کا جھگڑا ختم کرنے کی ضرورت پر زور دینے کیلئے ہندوستان میں

ایک ادارہ کا قیام!

نئی دہلی ۶ ر اگست ۔ کشمیر کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے ہندوستان میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس نے ہندوستان کے وزیر اعظم کو ایک محضر نامہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس محضر نامہ میں کشمیر کا جھگڑا جلد از جلد طے کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس ادارہ نے اپنے لئے جو ماٹو تجویز کیا ہے۔ وہ ہے "کشمیر کا جھگڑا ختم کرو"۔ محضر نامہ پر دستخط ہونے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ کئی لوگوں نے اس پر دستخط بھی کر دئیے ہیں۔ محضر نامہ میں کہا گیا ہے کہ کشمیر کے جھگڑے کی وجہ سے ہندوستان پر بھاری بوجھ پڑ رہا ہے۔ وہ اپنے خزانہ سے ۳۰ کروڑ روپیہ صرف کشمیر کے لئے خرچ کر رہا ہے۔ باشندگان کشمیر کی خواہشات کو دبانے کے لئے وہاں پر پولیس راج قائم کر دیا گیا ہے۔ بغیر مقدمہ چلائے لوگوں کو نظر بند کرنا اخبارات کا گلا گھونٹنا۔ حکومت کے مخالفین کو دہشت زدہ کرنا۔ اور عوام کی بنیادی ضرورتوں کو نظر انداز کرنا ریاست میں معمولی بات ہے محضر نامہ میں زور دیا گیا ہے کہ ریاست میں عوام کو جمہوری حکومت کا موقعہ دیا جائے اور بخشی غلام محمد کی غیر نمائندہ حکومت کو ختم کیا جائے۔

ڈھاکہ میں سیلاب کا زور ختم نہیں ہوا

ڈھاکہ ۶ ر اگست ۔ ڈھاکہ کی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ڈھاکہ اور اس کے نواحی علاقوں میں سیلاب کا زور کم نہیں ہوا ہے۔ ان علاقوں میں پانچ سو سے زیادہ مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔

چائے کی قیمت بڑھ جائے گی

لندن ۶ ر اگست ۔ لندن میں چائے کی فروخت کے بڑے اداروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ چونکہ اس سال دنیا میں چائے ضرورت سے کم پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت بڑھ جائے گی۔

پچھلے ماہ کوئلہ کے ۱۶ سولہ سو ڈبے

ہندوستان سے لاہور پہنچے

لاہور ۶ ر اگست ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ جولائی کے مہینہ میں کوئلہ کے سولہ سو ڈبے ہندوستان سے لاہور پہنچے۔ ان میں سے آٹھ سو چھیاسی ویگن عوام کے لئے ہوں گے۔ اور سات سو ڈبے ریلوے کی ضروریات میں خرچ ہوں گے۔ اس مہینہ میں چھتیس ویگن عمارتی لکڑی کے اور چھ ڈبے دوسرے سامان کے ہندوستان سے یہاں پہنچے۔ یہاں سے ایک سو پچاس ڈبے تازہ اور خشک میوہ جات کے بھارت بھیجے گئے۔

اعلان نکاح

کراچی ۶ ر اگست ۔ محترمہ بیگم صاحبہ سید مرتضیٰ علی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں۔ کہ آج مکرم مولوی عبد المالک صاحب نے سید ناصر علی صاحب ابن سید مرتضیٰ علی صاحب کا نکاح رضیہ صاحبہ بنت سید ارشاد علی صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب اس نکاح کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان

کی امداد کیلئے عطایا

لاہور ۶ ر اگست ۔ مشرقی بنگال کے سیلاب سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی امداد کے لئے مشرقی بنگال ایسوسی ایشن نے عطیے اکٹھے کرنے کا کام شروع کیا ہے ایسوسی ایشن کے صدر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دل کھول کر امداد دیں۔